25 جنوری، 2012

بینک زرعی مالکاری کو ایک عملی کاروباری ماڈل کے طور پر اختیار کریں، گورنر، اسٹیٹ بینک، جناب یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے بینکوں پر زور دیا ہے کہ وہ مخصوص پروڈکٹس / اسکیموں کی تیاری کے ذریعے زرعی مالکاری (ایگری فائنانسنگ) کو ایک عملی کاروباری ماڈل کے طور پر اختیار کریں اور کسانوں کو نچلی سطح کے پروگرامز کے ذریعے بہترین طریقوں سے آگہی فراہم کریں۔

آج اسٹیٹ بینک آف پاکستان، کراچی میں ایگریکلچرل کریڈٹ ایڈوائزری کمیٹی (ACAC) کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ متعلقہ وفاقی اور صوبائی محکموں، کسانوں کے نمائندوں اور ویلیو چین (value chain) کے دوسرے فریقین کو چاہئے کہ وہ کاشتکاری کے جدید طریقوں کی ترویج، اسٹوریج اور مارکیٹ کے نظام کی تیاری اور دیگر حقیقی مسائل کے حل کے ذریعے کسانوں کی قرض لینے کی گنجائش بڑھائیں۔

انہوں نے کہا کہ 2011 کی شدید بارشوں اور 2010 کے سیلاب نے قومی معیشت کو بالعموم اور زرعی شعبے کو بالخصوص بہت زیادہ متاثر کیا۔ موجودہ زرعی قرضوں کی ایڈجسٹمنٹ کے علاوہ کسانوں کی قرضے کی ضروریات میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جی ڈی پی میں 21 فیصد سے زائد حصے کے ساتھ زراعت کو اہم مقام حاصل ہے اور تقریباً 60 فیصد آبادی اپنی گذر بسر کے لئے زراعت سے متعلق سرگرمیوں پر انحصار کرتی ہے۔

گورنر، اسٹیٹ بینک نے مزید کہا کہ بینکوں کو متاثرہ علاقوں میں معاشی سرگرمیوں کی بحالی کے لئے نئے قرضوں کی فراہمی کے ساتھ ساتھ متاثر ہونے والے قرض گیروں کے قرضوں کے تصفیئے، ری شیڈولنگ اور ری اسٹرکچرنگ کے لئے ایک جامع زرعی مالکاری پالیسی وضع کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو بھی متاثرہ علاقوں کے لئے معاونت اور ریلیف کے پیکیجز شروع کرنے کی ضرورت ہوگی۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ زرعی شعبے کی مدد اور متاثرہ علاقوں میں معاشی سرگرمیوں کی بحالی کی غرض سے قرضوں کی بروقت اور تیز رفتار فراہمی یقینی بنانے کے لئے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے اشتراک سے کئی اقدامات کیے ہیں جن میں 8 فیصد کی رعایتی شرح پر ری فائنانس اسکیم اور 40 فیصد تک بینکوں کے نقصانات میں شراکت کی کریڈٹ گارنٹی اسکیم شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بینکوں کو قرضوں کی واپسی ممکن نہ ہونے کی صورتوں میں موجود قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ اور معافی کی اجازت دی گئی۔

انہوں نے کہا کہ پانچ بڑی فصلوں کے لئے حکومت کی جانب سے پیداواری قرضوں کے لئے متعارف کرائی گئی فصلوں کے قرضے کی بیمہ اسکیم (کراپ لون انشورنس اسکیم) سے بھی اس شعبے کو مدد ملی اور انشورنس کمپنیوں نے 2010 اور 2011 میں تقریباً 800 ملین روپے کے کلیم نمٹائے (جن میں زرعی ترقیاتی بینک کے قرض گیروں کے تقریباً 550 ملین روپے شامل تھے۔)

انہوں نے نشاندہی کی کہ زرعی قرضے فارم سیکٹر میں مرکوز (68 فیصد کے قریب) ہیں جبکہ لائیو اسٹاک سیکٹر سمیت نان فارم سیکٹر کے لئے قرض صرف 32 فیصد ہے جبکہ اس کا ایگری جی ڈی پی میں حصہ 55 فیصد ہے۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے دسمبر 2010 میں قائم کی گئی اے سی اے سی اسپیشل کمیٹی کی جانب سے تیار کردہ ایکشن پلان کے بروقت نفاذ کو یقینی بنانے کے لئے ایک امپلی منٹیشن کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا۔ امپلی منٹیشن کمیٹی کی قیادت اسٹیٹ بینک کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کریں گے اور اس میں صوبائی زرعی محکموں، کسانوں کے نمائندوں، پاکستان بینکس ایسوسی ایشن (PBA))، زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ (ZTBL) اور ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن کے ارکان شامل ہوں گے۔ کمیٹی نفاذ کی حکمت عملی پر فیڈ بیک کے حصول اور فیصلوں / سفارشات کے بروقت نفاذ کو یقینی بنانے کے لئے ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر کے علاقائی ایگریکلچر فوکس گروپس کے ساتھ ملکر بھی کام کرے گی۔ نفاذ کے حوالے سے ہونے والی پیش رفت سے اے سی اے سی کو اس کے آئندہ اجلاس میں آگاہ کیا جائے گا۔

جناب یاسین انور نے جولائی 2010 سے دسمبر 2011 کے دوران اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے کیے جانے والے اہم اقدامات پر روشنی ڈالی جن میں درج ذیل شامل ہیں:

☆ ملک بھر میں زرعی گھرانوں کے 75 فیصد پر محیط زرعی لحاظ سے انتہائی اہم 51 اضلاع میں پائلٹ پروجیکٹ فیز III کا آغاز اور تکمیل، جس میں مقررہ اہداف کا حصول

87فیصد رہا۔

☆ بینکوں کے سی اے ڈی/رسک مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹس کے لئے زرعی قرض کی دستاویزات/طریقہ کار کے بارے میں چھ تربیتی ورکشاپس کا کامیاب انعقاد جن میں زرعی قرض دینے والے بینکوں، اسٹیٹ بینک، ڈی ایف ایس ڈی، ایس بی پی بی ایس سی کے 178 سینئر افسران کو تربیت دی گئی۔

☆ اہم اسٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے کموڈیٹی آپریشنز (commodity operations) کے بنیادی فریم ورک کو حتمی شکل دینا، جس سے مناسب اسٹوریج، قیمتوں کا منصفانہ و شفاف نظام اور کٹائی کے بعد مالکاری کا نظام وضع ہوگا (اس کے نفاذ کے لئے یہ کام اب پاکستان مرکنٹائل ایکس چینج کو منتقل کردیا گیا ہے۔)

☆ زرعی قرضوں کی فراہمی بڑھانے کے لئے بینکوں کی صلاحیت میں اضافے اور آگہی پیدا کرنے کے لئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور ایس بی پی بی ایس سی اور قرض دینے والے بینکوں کے سینئر افسران کے لئے نیدرلینڈز میں ایگری بزنس فنانس ورکشاپ کا اہتمام۔

☆ کاشتکار برادری کی مالکاری تک رسائی کے مجموعی مقصد کے حصول کی غرض سے زرعی مالکاری کے شعبے میں بینکوں کے لئے معیاری انسانی وسائل کی فراہمی میں معاونت کے لئے جولائی 2010 سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں زرعی یونیورسٹیوں/شعبوں کے طلبہ کے لئے چھ ہفتوں کے خصوصی انٹرشپ پروگرام کا اجراء۔

☆ زرعی/دیہی مالکاری کے شعبے میں کامیابی کے کلیدی عوامل کے ادراک کے لئے انڈونیشیا کے مرکزی بینک کے ساتھ معلومات کے تبادلے (Knowledge Sharing Session) کا اہتمام۔

☆ زرعی/دیہی مالکاری کی رسائی بڑھانے کے لئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات، اسکیموں، متعلقہ پالیسیوں اور زرعی مالکاری کے بنیادی ڈھانچے کے بارے میں گریجویٹس کو معلومات کی فراہمی، ملک کی مختلف یونیورسٹیوں میں اب تک زرعی مالکاری کے بارے میں پالیسی اور آگہی کے 8 سیمینارز کا اہتمام کیا گیا ہے۔

☆ کاشتکار برادری کو زرعی قرضوں کی بروقت فراہمی یقینی بنانے کی غرض سے مختلف اقسام کے زرعی قرضوں کے لئے بینکوں کی جانب حاصل کی جانے والی دستاویزات کی فہرست پر نظر ثانی اور زرعی قرضوں کی پروسیسنگ کے وقت (turnaround time) کو اے سی ڈی سرکلر نمبر 02 مورخہ 11 اگست، 2010 کے ذریعے بہتر بنانا۔

☆ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA) کے اعلان کردہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ایس ایم ایز اور زراعت کی سرگرمیوں کو بحال کرنے کی غرض سے سیلاب سے متاثرہ 78 اضلاع میں مالکاری تک رسائی میں بہتری کے لئے 2010 کے ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 16 کے ذریعے ری فنانس اسکیم کا اجراء۔

☆ مستعد ـــــ ٹھو اور میکنیکس کی خریداری اور ان کی دیکھ بھال کے لئے قرضوں کی دستیابی یقینی بنانے کے لئے مستعد واٹر مینجمنٹ فنانسنگ کے لئے گائیڈ لائنز وضع کی گئیں جن کا اجراء 2011 کے اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 2 کے ذریعے ہوا۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کے مندرجہ بالا اقدامات اہم ہیں، لیکن حقیقی فوائد بینکوں، وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے متعلقہ محکموں اور کسانوں کے نمائندوں کے مشترکہ اقدامات کی بدولت حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

اجلاس کو بتایا گیا کہ زرعی قرضوں کی وسط سالہ (جولائی۔دسمبر 12-2011) کارکردگی اطمینان بخش رہی جس میں مجموعی فراہمی (total disbursement) 125 بلین روپے رہی جس میں مائیکروفنانس بینکوں کی جانب سے 5.5 بلین روپے کی اضافی فراہمی شامل ہے اور جو گذشتہ سال کی اسی مدت کی 102 بلین روپے کی فراہمی کے مقابلے میں مجموعی طور پر 23 فیصد زیادہ ہے۔ اس مثبت رجحان سے زرعی مالکاری کی فراہمی کے لئے رسمی شعبے پر اس کی پائیدار نوعیت کی بدولت اعتماد میں بتدریج اضافے اور مجموعی طور پر معاشی سست روی کے ماحول کے بعد بحالی کے اثرات کی نشاندہی ہوتی ہے۔ بینکوں اور مائیکروفنانس بینکوں کے لئے مالی سال 12-2011 کا زرعی قرضوں کی فراہمی کا مجوزہ ہدف 285 بلین روپے کے قریب ہے جو 11-2010 کے ہدف سے 8.4 فیصد زیادہ ہے۔

☆☆☆//